

# آندھرا یونیورسٹی کے مختلف پروجیکٹوں کے افتتاح ، سنگ بنیاد رکھے جانے کے موقع پر صدر جم۔ وری۔ ند جناب رام ناتھ کووند تقریر

Posted On: 07 DEC 2017 7:06PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 7 دسمبر۔ بھارت کے صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کے بعد وشاکھا پتئم کا یہ میرا پہلا دورہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ دورہ مجھے اعلیٰ تعلیم کے ایسے مقتدر اور معروف ادارے تک لایا ہے۔ آندھرا یونیورسٹی نے ہمارے ملک میں بڑی تعداد میں دانشوروں کا سلسلہ فراہم کیا ہے۔ ہمارے دوسرے صدر جمہوریہ ہند اور مجھ سے قبل ممتاز صدر محترم جو ایک عالم اور ماہر تعلیم بھی تھے یعنی ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن، اس یونیورسٹی کے دوسرے وائس چانسلر رہے تھے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آندھرا یونیورسٹی سے فارغ التحصیل افراد میں ہمارے ملک کے موجودہ نائب صدر جناب ایم وینکیا نائیڈو اور کئی جج، ٹیکنالوجی ماہرین اور متعدد کارپوریٹ قائدین شامل ہیں۔

لہذا یہاں آکر میں یونیورسٹی کے مالا مال دانشورانہ ورثے کو اور ریاست آندھرا پردیش کو خراج عقیدت پیش کر رہا ہوں۔ میرا یہاں کا دورہ تین سنگ میل اقدامات سے وابستہ ہوگا۔

I. آندھرا یونیورسٹی میں دفاعی مطالعات مرکز کا آغاز۔

II. آندھرا یونیورسٹی کے کالج آف انجینئرنگ میں کمپیوٹر سائنس اور سسٹم انجینئرنگ کے شعبے میں ای۔کلاس روم کمپلیکس اور ان کیو بیشن سینٹر کا سنگ بنیاد رکھا جانا۔

III. آندھرا یونیورسٹی کے کالج آف انجینئرنگ برائے خواتین کے تحت کلاس روم اور تجربہ گاہ کمپلیکس کا افتتاح۔

ایک طرف یہ تینوں حصولیابیاں اور ادارے الگ الگ ہیں تاہم تینوں مشترک حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ سلسلہ آندھرا یونیورسٹی کی اس عہد بندگی سے وابستہ ہے جس کے تحت جدید ترین ٹیکنالوجیوں کو متعارف کرایا جانا ہے، شمولیت پر مبنی دستیابی اور عوامی اور کلیدی حیثیت اور اہمیت کے امور سے وابستہ شعبے میں ان کا استعمال ہے۔

مجھے یہ جان کر اذحد مسرت ہوئی ہے کہ آندھرا یونیورسٹی کے تحت دفاعی مشترکہ تعلیم اور تحقیقی پروگرام ایک منفرد کوشش ہے جو کسی ریاستی یونیورسٹی کے لئے فخر کی بات ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ہماری فضائیہ کے سربراہ نے حال ہی میں اس یونیورسٹی کا دورہ کیا تھا اور ان کی اس دورے سے آندھرا یونیورسٹی کے دفاعی مشترکہ تعلیمی اور تحقیقی مرکز کو زبردست تقویت حاصل ہوئی ہے۔

یہ بات اذحد تسلی بخش ہے کہ یونیورسٹی، خصوصاً اس کا کالج آف انجینئرنگ، دفاعی اداروں کے ساتھ تحقیق و ترقیات کے پروجیکٹوں میں مصروف عمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفاعی مطالعات کا مرکز سائبر سلامتی، نینو ٹیکنالوجی، رڈار اور مواصلات، مٹی کے کٹاؤ کی روک تھام سے متعلق ٹیکنالوجی اور دیگر ٹیکنالوجیوں پر توجہ مرکوز کرے گا جن کی کلیدی اہمیت کئی زاویوں سے مسلم ہے۔

اس یونیورسٹی کے پروفیسر اور محققین ڈی آر ڈی او اور بحری تحقیق بورڈ اور دیگر اداروں کے ساتھ مخصوص پروجیکٹوں کے سلسلے میں اشتراک کر رہے ہیں۔ آندھرا یونیورسٹی کے پروفیسر حضرات میزائل پروجیکٹوں میں آر این ڈی مشیروں کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے برہموس میزائل کی ترقی میں بھی اپنا تعاون دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس یونیورسٹی کے مہارت کا استعمال مشرقی بحری کمان، صدر دفاتر وشاکھا پتئم کے ذریعے بھی کیا گیا ہے۔ یہ تمام افادیت سول انجینئرنگ ڈھانچہ جاتی اپلیکیشنوں اور مٹی کے کٹاؤ کی روک تھام کے زاویے سے بروئے کار لائی گئی ہے۔

در اصل یہ کام کاج کا یہ ایک متاثر کن ادارہ ہے۔ دفاع اور دفاعی استعمال سے متعلق تحقیق اور ٹیکنالوجیاں ملک کے لئے کثیر پہلوئی فوائد لے کر آئیں گی۔ یہ چیزیں میک ان انڈیا اور جدت طرازی پر مبنی ترقیات کے لئے ایک ٹانگ ثابت ہوں گی اور دفاعی اور فوجی ٹیکنالوجی اور ساز و سامان سازی میں مدد گار ہوں گی۔ جیسا کہ دوسرے ممالک میں کئے گئے تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دفاعی ٹیکنالوجیوں میں کی جانے والی تحقیق کے ذریعے جدت طرازی کا راستہ بھی ہموار ہوتا ہے اور اس کے گونا گوں سول استعمال بھی کئے جا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں انٹر نیٹ میں ہونے والی ترقیات اور خلائی ٹیکنالوجی میں ہونے والی ترقیات میں انسانی معاشرے کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ٹیکنالوجی دفاعی ٹیکنالوجیوں کے سلسلے میں دستیاب ہوئی ہے یا ہمیشہ ہوئی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ بھارت میں بھی یہی راستہ اپنایا جائے گا اور یہ یونیورسٹی اس سفر کے لئے ایک اہم وسیلہ ثابت ہوگی۔

کمپیوٹر سائنسز اور سسٹم انجینئرنگ کا شعبہ بھی اس کوشش میں ایک کردار ادا کرے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی ایسی ہے جس میں یہ سب سے بڑا شعبہ ہے جہاں 12 سو سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ای-کلاس روم کمپلیکس اور ان کیو بیشن مرکز کا افتتاح اس شعبے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا اور یہ شعبہ ملک کی ضروریات، سماجی، اقتصادی ترقیات اور یکساں دفاعی ضروریات کی تکمیل کر سکے گا۔

دراصل یہاں مجھے وزیراعلیٰ کی قیادت میں حکومت آندھرا پردیش کی کوششوں کی تعریف کرنی چاہئے۔ یہ یونیورسٹی ٹیکنالوجی کو عام انسانوں کی ترقی و فروغ کے لئے استعمال کر رہی ہے جس کا تعلق شہری منصوبہ بندی سے لے کر زرعی شعبے تک

ہے۔

خواتین و حضرات!

ہمارے سائنسی اور ٹیکنالوجی اداروں میں صنفی عدم توازن کا موضوع اب بھی تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس پس منظر میں مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ اس یونیورسٹی کے 40 فیصد طلبا کی تعداد، طالبات پر مشتمل ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ آندھرا یونیورسٹی کے کالج آف انجینئرنگ برائے خواتین میں کلاس روم اور تجربہ گاہ کمپلیکس کے افتتاح سے اعلیٰ کوالٹی کی حامل خواتین انجینئروں اور ماہرین ٹیکنالوجی کی تعداد اور صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ بھارت کی ترقی کا صحیح امتحان اس امر میں ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں کو تعلیم کے شعبے میں کس حد تک رسائی اور مواقع فراہم کراتے ہیں۔

یہاں میں اس بات کی جانب اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے کچھ سرکردہ دفاعی اور خلائی سائنس دان جنہوں نے ہمارے میزائل پروگراموں کو تقویت دی ہے اور راکٹ لانچ کرائے ہیں، وہ سب خواتین ہی ہیں۔ اس ہفتے کے اوائل میں آگرہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں مجھے سینئر ڈی آر ڈی یو سائنس دان ڈاکٹر ٹیسی تھامس کو سپاس نامہ تفویض کرنے کا اعزاز حاصل ہوا جنہیں بھارت کی میزائل خاتون کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان کی جیسی کامیاب خواتین شخصیات ہمارے نوجوانوں خصوصاً ہماری طالبات کے لئے ایک نمونہ ہیں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں آندھرا یونیورسٹی کو اور آپ سب کو روشن ترین مستقبل کے لئے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ یہ یونیورسٹی ملک کے لئے ٹیکنالوجی کے ایک مرکز کے طور پر برقرار رہے اور خدا کرے کہ اس کے ٹیکنالوجی ماہرین جن میں خواتین و افراد دونوں شامل ہیں، ہماری دفاعی تحقیق صلاحیتوں میں اسی طرح سے اضافہ کرتے رہیں۔

شکریہ جے ہند

(م ن - م ف)

U-6166

